05
سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

التبیان
Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالٰی

بعنوان

رمضان المبارک کے فضائل و مسائل

03 مئی 2019ء 27 شعبان 1440ھ

زیر اہتمام
التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

0308-6222418 0311-1701903

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رمضان المبارک کے فضائل ومسائل

خطبہ کے اہم عناصر:

❁ ماہ رمضان کے فضائل	❁ سحری کے احکام	❁ افطاری کے احکام
❁ روزے دار کے لیے جائز امور	❁ روزہ توڑنے والے امور	❁ نماز تراویح
❁ اعتکاف کرنا	❁ لیلۃ القدر کی جستجو	❁ صدقۃ الفطر

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم :شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ (سورة البقرة:185)

جس طرح ظاہری موسموں میں ایک بہار کا موسم ہے،اسی طرح روحانی کائنات کا موسم ماہِ رمضان ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مؤمنوں کے لیے رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔بہت خوش قسمت ہے وہ شخص جسے زندگی میں بار بار ماہ رمضان نصیب ہواور وہ اسے پا کر اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کروا کر جنت کا حقدار بنالے۔

حضرات محترم!اللہ تعالیٰ کا ہماری زندگی میں ماہ رمضان کو بھیجنے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرنا چاہتا ہے۔اس بات کو ہم لغت سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔لفظ رمضان کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہے جوراء،میم اور ضاد (رمض) ہیں۔لغت کی مشہور کتاب القاموس المحیط میں ہے:

الرَّمَضُ، محركةً: شِدَّةُ وَقْعِ الشمسِ على الرَّمْلِ وغيرِه

ریت وغیرہ کے ذرات پر سورج کی تمازت وگرمی کے شدت سے پڑنے کو رمض کہا جاتا ہے۔

القاموس المحيط:644/1

لفظ رمضان کا لغوی معنی جلانا حدیث رسول ﷺ سے بھی واضح ہے،جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ

صلوٰۃ الاوّابین کا وقت وہ ہے، جب اونٹ کے بچے کے پاؤں (ریت کی گرمی کی وجہ سے) جلنے لگیں۔

صحیح مسلم:748

ماہ رمضان کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے صاحب قاموس فرماتے ہیں:

سُمِّيَ رَمَضَانُ لِأَنَّهُ يُحْرِقُ الذُّنوبَ

گناہوں کو جلا کر ختم کر دینے کی مناسبت سے اس ماہ کا نام ہی ماہ رمضان رکھ دیا گیا ہے۔

القاموس المحيط:466/1

اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف کرنا چاہتا ہے، اس لیے ابھی سے تیاری کریں، ماہ رمضان کے فضائل اور مسائل کو سمجھ کر کما حقہ ماہ رمضان کو گزاریئے۔ چونکہ ماہ رمضان کی آمد آمد ہے، اسی مناسبت سے آج کے خطبہ جمعہ میں ماہ رمضان کے فضائل اور مسائل پیش کیے جائیں گے، تاکہ ان سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد ہم صحیح طریقے سے ماہ رمضان گزار سکیں۔

ماہ رمضان کے فضائل

① رمضان نزول قرآن کا مہینہ:

ماہ رمضان کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اس ماہ مبارک میں نازل فرمایا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ (سورة البقرة:185)

رمضان کا مہینہ وہ ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور (حق و باطل میں) فرق کرنے کی واضح دلیلیں ہیں۔

② سابقہ آسمانی کتب بھی ماہ رمضان میں نازل ہوئیں:

صرف قرآن مجید ہی اس ماہ مبارک میں نازل نہیں ہوا، بلکہ سابقہ الہامی کتب بھی اسی ماہ رمضان میں نازل ہوئیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(أنزلت صحف إبراهيم أول ليلة من رمضان، وأنزلت التوراة لست مضين من رمضان،

وأنزل الإنجيل لثلاث عشرة ليلة خلت من رمضان، وأنزل الزبور لثمان عشرة خلت

من رمضان، وأنزل القرآن لأربع وعشرين خلت من رمضان)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر رمضان کے شروع میں صحیفے نازل ہوئے ،تورات سات رمضان کو نازل ہوئی ، انجیل رمضان کے تیرہ دن گزرنے کے بعد نازل ہوئی ،زبور انیس رمضان المبارک کو نازل ہوئی اور قرآن کریم رمضان کی پچیسویں رات کو نازل ہوا۔

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ:1575

③ ماہ رمضان کی ایک رات، ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر:

اس ماہ مبارک کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس ماہ کی طاق راتوں میں ایک ایسی رات بھی ہے جو ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ(سورة القدر:3)

شب قدر ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔

④ ماہ رمضان میں حکیمانہ فیصلوں والی رات:

ماہ رمضان کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس ماہ مبارک میں ایک ایسی رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ پیدائش، اموات، رزق اور برکت وغیرہ کے تمام فیصلے فرماتے ہیں اور وہ رات لیلۃ القدر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خیر وبرکت والی رات فرمایا، جیسا کہ ارشاد ہے:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ(سورة القدر:3)

شب قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔

اور سورۃ الدخان میں فرمایا کہ اسی لیلۃ مبارکہ میں حکیمانہ فیصلے کیے جاتے ہیں، جیسا کہ ارشاد ہے:

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ(سورة الدخان:3/4)

بے شک ہم نے اسے ایک بہت برکت والی رات میں نازل کیا، بلاشبہ ہم ڈرانے والے تھے۔ اسی (رات) میں ہر محکم کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

لہٰذا یہ سمجھنا کہ لیلۃ مبارکہ سے پندرھویں شعبان مراد ہے تو یہ صحیح نہیں، جیسا کہ امام قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لیلۃ مبارکہ سے لیلۃ القدر مراد ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا۔

تفسیر خازن:143/5

اسی طرح قاضی ابوبکر ابن العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جمہور علماء کے نزدیک اس سے رمضان کی رات مراد ہے۔ پندرہ شعبان والا قول باطل ہے۔

احکام القرآن: 169/4

⑤ ماہ رمضان میں شیاطین جکڑ دیئے جاتے:

⑥ جہنم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور جنت کے کھول دیئے جاتے ہیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَنَادَى مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ)

جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جن زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بن کردیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی بھی دروازہ کھلا ہوا نہیں رہتا جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی بھی دروازہ بند نہیں رہتا، منادی پکارتا ہے: اے بھلائی کے چاہنے والے! بھلائی کے کام پہ آگے بڑھ، اور اے برائی کے چاہنے والے! اپنی برائی سے رک جا، کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور یہ (رمضان کی) ہر رات کو ہوتا ہے۔

سنن ابن ماجہ: 1642، سنن الترمذی: ٦٨٢، قال الالبانی: صحیح

⑦ ماہ رمضان میں سابقہ گناہ معاف کیے جاتے ہیں:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ)

پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں، مگر یہ کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

صحیح مسلم: 233، سنن ابن ماجہ: ١٠٨٦، صحیح ابن خزیمۃ: ١٨١٤

⑧ رمضان کی ہر رات لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ)

اللہ کے لیے (لوگوں کے لیے) آگ سے آزادی ہوتی ہے،اور یہ (رمضان کی) ہررات ہوتا ہے۔
سنن ابن ماجہ:1642، سنن الترمذی:٦٨٢، قال الالبانی:صحیح

⑨ رمضان، ماہ مبارک ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ)

رمضان کا مبارک مہینہ تمہارے پاس آچکا ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کر دیئے ہیں، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے اور اس میں اللہ کے لئے ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس کی خیر سے محروم رہا تو وہ بس محروم ہی رہا۔

سنن النسائی:2106، قال الالبانی:صحیح

⑩ ماہ رمضان میں قیام کرنے سے سابقہ گناہ معاف:

یہ بھی ماہ رمضان کی فضیلت ہے کہ اس ماہ مبارک میں جو بھی ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دے گا، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا، اس کے سابقہ گناہ بخشش دیئے جاتے ہیں۔
صحیح البخاری:37

⑪ ماہ رمضان میں روزے رکھنے سے سابقہ گناہوں کی معافی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان میں روزے رکھے، اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

صحیح البخاری:38، صحیح مسلم:759

⑫ ماہ رمضان میں لیلۃ القدر کے قیام سے سابقہ گناہوں کی معافی:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا، اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

صحیح البخاری:1901، سنن ابی داود: ۱۳۷۱

⑬ رمضان میں عمرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیے ہوئے حج کے برابر:

ماہ رمضان کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جو شخص اس ماہ میں عمرہ کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیے ہوئے حج کے برابر ثواب ملتا ہے، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي

رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

صحیح البخاری:1863، سنن النسائی: ۲۱۱۰

⑮ ماہ رمضان میں ہر دن اور ہر رات دعا کی قبولیت:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ عُتَقَاءَ مِنَ النَّارِ، وَلِكُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ (رمضان المبارک میں) ہر دن اور ہر رات بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور ہر دن اور ہر رات ہر مسلمان مرد اور عورت کی ایک دعا قبول کی جاتی ہے۔

صحیح الترغیب للالبانی:1002، قال البانی: صحیح لغیرہ

⑯ رمضان ماہ عید:

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ، رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

عید کے دو مہینے ناقص نہیں ہوتے، (وہ دو مہینے) رمضان اور ذوالحجہ ہیں۔

صحیح مسلم:1089، صحیح البخاری: ۱۹۱۲

⑰ ماہ رمضان دس مہینوں کے برابر ہے:

رمضان المبارک کی فضیلت اس بات سے بھی واضح ہوتی ہے کہ یہ مہینہ اجر وثواب میں دس مہینوں کے برابر ہے، جیسا کہ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صِيَامُ رَمَضَانَ بِعَشَرَةِ أَشْهُرٍ، وَصِيَامُ السِّتَّةِ أَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ، فَذَلِكَ صِيَامُ السَّنَةِ ، يَعْنِي رَمَضَانَ وَسِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ

رمضان المبارک کے روزے دس گنا اور شوال کے چھ روزے دو ماہ کے برابر ہیں تو اس طرح پورے سال کے روزے ہوئے، یعنی رمضان اور اس کے بعد چھے روزے رکھنا۔

صحیح ابن خزیمة:2115، قال الالبانی: صحیح

یاد رکھیئے! ماہ رمضان اجر میں اس وقت دس مہینوں کے برابر ہوگا، جب ہم ماہ رمضان کے بعد شوال کے چھے روزے بھی رکھیں گے۔

ماہِ رمضان کے مسائل

چاند دیکھنے کی دعا:

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

(اللَّهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ)

اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لئے امن وایمان، سلامتی اور اسلام کا چاند بنا کر طلوع فرما، اے چاند! ہمارا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔

سنن الترمذی:3451، المستدرک علی الصحیحن للحاکم:۷٦۷

رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ

رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو، اور شوال کا چاند دیکھ کر ختم کرو، اور اگر تم پر بادل ہو تو شعبان کی تعداد تیس پوری کرو۔

صحیح البخاری:1909، صحیح مسلم:1081

روزہ کے لیے نیت ضروری ہے:

فرض روزوں کے لیے رات کو طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ سیدہ حفصہ

رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَلَا صِيَامَ لَهُ

جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی تو اس کا روزہ نہیں۔

سنن النسائی: 2331، سنن ابی داود: ۲۴۵۴ قال الالبانی: صحیح

نیت کا محل دل ہے نہ کہ زبان اور نیت دل کے ارادے کا نام ہے، یہی وجہ ہے کہ روزہ رکھنے کی نیت کے کوئی الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں۔ یہ جو عام کیلنڈروں میں روزے کی نیت کے الفاظ لکھے جاتے ہیں:

(وَبِصَومِ غَد نَوَيتُ مِن شَهرِ رَمَضَان)

بالکل بے اصل ہیں اس کی کوئی بھی سند نہیں ہے، نیز یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

سحری کے احکام:

بعض لوگ سحری کرنا ضروری نہیں سمجھتے اور رات کو ہی کھا پی کر سو جاتے ہیں یا آدھی رات کو کھا لیتے ہیں، یہ دونوں طریقے صحیح نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سحری کا وقت بیان فرمایا:

(وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ)سورة البقرہ: 187

تم کھاتے پیتے رہو، یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ (صبح صادق) سیاہ دھاگے (رات) سے ظاہر ہو جائے۔

) سحری کرنے سے برکت حاصل ہوتی ہے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً)

سحری کھایا کرو، کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

صحیح البخاری: 1923، صحیح مسلم: 1095

) اگر سحری کھاتے اذان ہو جائے تو فوراً کھانا چھوڑ دینا ضروری نہیں، بلکہ حسب ضرورت کھانا کھا لینے میں کوئی حرج نہیں، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ، فَلَا يَضَعْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ)

جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور (کھانے پینے) کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے رکھے مت، بلکہ

اس سے اپنی ضرورت پوری کرے۔

سنن ابی داود:2350، المستدرک علی الصحیحن:١٥٥٢، قال الالبانی:صحیح

افطاری کے احکام:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ، وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمِ)

جب رات آئے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزے کے افطار کا وقت ہو گیا۔

صحیح البخاری:1954، صحیح مسلم:1100

(سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ)

لوگ جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے ہمیشہ خیر و عافیت سے رہیں گے۔

صحیح البخاری:1957، صحیح مسلم:1098

(سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

(ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّه)

پیاس ختم ہو گئی رگیں تر ہو گئیں اور روزے دار کا اجر ان شاءاللہ ثابت ہو گیا۔

سنن ابی داود:2357، قال الالبانی:حسن

(افطاری کھجور سے کرنی چاہیے، چنانچہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ، فَعَلَى تَمَرَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے، اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں، تو چھوہاروں سے روزہ افطار کرتے، اگر چھوہارے نہ ہوتے تو چند گھونٹ پانی پی لیتے۔

قال الالبانی:صحیح۔سنن ابی داود:2356

(افطاری کروانے والے کو یہ دعا دینی چاہیے:

(أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ)

روزے داروں نے تمہارے ہاں افطاری کی اور نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا اور اللہ کے فرشتے تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

قال الالبانی:صحیح۔سنن ابی داود:3854، ابن ماجہ:1747

(سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا)

جس نے روزے دار کا روزہ افطار کرایا، اسے بھی اتنا اجر ملے گا، جتنا اجر روزے دار کے لئے ہوگا اور روزے دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی۔

قال الالبانی: صحیح۔سنن الترمذی: 807

روزے دار کے لیے جائز کام

① حالت جنابت میں سحری کھالینا اور غسل بعد میں کرنا: چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

يُدْرِكُهُ الفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض اوقات اس حالت میں فجر ہوتی کہ آپ جنبی ہوتے، سحری کھا لیتے اور پھر غسل فرماتے۔

صحیح البخاری: 1926، صحیح مسلم: 1109

② روزے دار مسواک کرسکتا ہے: چنانچہ سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔

صحیح البخاری (قبل الحدیث: 1934

③ روزے دار ٹوتھ پیسٹ کرسکتا ہے: عام طور پر ٹوتھ پیسٹ کا حکم تر مسواک کا سا ہے، کیونکہ ٹوتھ پیسٹ کا بھی ذائقہ ہوتا ہے اور تر مسواک کا بھی۔ چنانچہ امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ

تر مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ کہا گیا: اگر چہ اس کا ذائقہ بھی ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

وَالمَاءُ لَهُ طَعْمٌ وَأَنْتَ تُمَضْمِضُ بِهِ

پانی کا بھی ذائقہ ہوتا ہے اور تو اس کے ساتھ کلی کرتا ہے۔

صحیح البخاری (قبل الحدیث: 1930

لیکن بعض ٹوتھ پیسٹ ایسی ہوتی ہیں جن کا ذائقہ حلق تک جا پہنچتا ہے، ان سے اجتناب کرتے ہوئے رات کو استعمال کیا جائے اور دن کو مسواک کیجئے۔

④ ناک میں پانی چڑھانا اور کلی کرنا: سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا

وضو اچھی طرح پورا کرو اور ناک میں پانی اچھی طرح چڑھاؤ، مگر روزہ کی حالت میں (ایسا نہ کرو)۔

صحیح۔سنن ابی داود:2366، سنن الترمذی:788

⑤ بیوی کا بوسہ لینا بشرطیکہ خود پر کنٹرول ہو: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ

نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی ازواج مطہرات) کا بوسہ لیتے اور بغل گیر ہوتے اور آپ ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے۔

صحیح البخاری:1927، صحیح مسلم:1106

⑥ کسی چیز کو چکھنا جو حلق میں داخل نہ ہو: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَا بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الْقِدْرَ أَوِ الشَّيْءَ

ہنڈیا یا کسی چیز کا ذائقہ معلوم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

صحیح البخاری (قبل الحدیث:1930

⑦ آنکھ میں سرمہ لگانا یا دوائی کے قطرے ڈالنا: سیدنا انس رضی اللہ عنہ، حسن بصری اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہم روزہ دار کے لئے سرمہ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

صحیح البخاری (قبل الحدیث:1930

⑧ روزہ میں بھول کر کھالینا: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ

جو روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے تو (اسے چاہیے) کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔

صحیح البخاری:1933، صحیح مسلم:1155

⑨ حالتِ روزہ میں غسل کرنا: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک بیان کرنے والے نے کہا:

لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ، وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ، أَوْ مِنَ الْحَرِّ

البتہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مقام عرج پر دیکھا کہ آپ گرمی یا پیاس کی وجہ سے اپنے سر پر پانی بہا رہے تھے اور روزے دار تھے۔

سنن ابی داود:2365، قال الالبانی: صحیح

⑩ سینگی لگوانا: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

نبی کریم ﷺ نے احرام میں اور روزے کی حالت میں پچھنا لگوایا۔

صحیح البخاری:1938

روزہ توڑ دینے والے کام

① جان بوجھ کر کھانا اور پینا: جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

(كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ (سورة البقرة:187)

کھاؤ پیو یہاں تک کہ رات کے تاریک خط سے صبح کا سپیدہ خط ممتاز ہو جائے۔ پھر روزے کو ابتدائے شب (شام) تک پورا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں سحری کے بعد سے غروب آفتاب تک کھانے پینے سے رکنے کا حکم دیا ہے۔

② جماع کرنے سے: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک آدمی آیا، عرض کی اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہو گیا، آپ ﷺ نے پوچھا: کس چیز نے ہلاک کیا؟ اس نے کہا: رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہوں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے تم آزاد کر سکو؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا پے درپے دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی نہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت رکھتے ہو؟ اس نے کہا نہیں، راوی نے بیان کیا: پھر نبی کریم ﷺ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہرے، ہم بھی اپنی اسی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بڑا تھیلا (عرق نامی) پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ عرق تھیلے کو کہتے ہیں (جسے کھجور کی چھال سے بناتے ہیں) نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے لے لو اور صدقہ کر دو، اس شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کر دوں، واللہ ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی بھی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر نبی کریم ﷺ اس طرح ہنس پڑے کہ آپ ﷺ کے آگے کے دانت دیکھے جا سکے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا جا اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔

صحیح البخاری:1936، صحیح مسلم:111

③ جان بوجھ کر قے کرنے سے: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ، وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَإِنْ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ

جسے روزے کی حالت میں قے آجائے اس پر قضا نہیں، اگر جان بوجھ کر قے کرے تو قضا دے۔
سنن ابی داود:2380، سنن الترمذی:716، قال الالبانی: صحیح

④ حیض یا نفاس شروع ہونے سے: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ، فَذَلِكَ نُقْصَانُ دِينِهَا

کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے یا بچہ جنم دیتی ہے، نہ نماز پڑھتی ہے، نہ روزہ رکھتی ہے، یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

صحیح البخاری:1951

نماز تراویح:

(ماہ رمضان میں پڑھی جانے والی نماز تراویح کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا (یعنی رات کو تراویح پڑھیں) اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

صحیح البخاری:2009، صحیح مسلم:759

(تعداد تراویح کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں:

(مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلاَ فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً)

رمضان اور غیر رمضان میں نبی کریم ﷺ رات کی نماز گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے

صحیح البخاری:1147، صحیح مسلم 738

اعتکاف کرنا:

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

(يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ)

نبی کریم ﷺ آخری عشرے میں اتنی محنت کرتے کہ جتنی دوسرے دنوں میں نہ کرتے۔

سنن ابن ماجہ:1767 قال الالبانی: صحیح

(اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ العَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ

جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوجاتا،تو رسول اللہ ﷺ اپنی کمر کس لیتے ،رات بھر جاگتے رہتے اور اپنی بیویوں کو بھی جگاتے۔

صحیح البخاری:2024،صحیح مسلم:1174

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَعْتَكِفُ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ

نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے حتی کہ آپ وفات پا گئے۔

صحیح البخاری:2026،صحیح مسلم:1172

(خواتین بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں ،مگر مسجد میں بیٹھیں ،سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے آپ ﷺ وفات پا گئے پھر آپ ﷺ کی بیویاں اعتکاف کرتی تھیں۔

صحیح البخاری:2026،صحیح مسلم:1172

لیلۃ القدر کی جستجو:

(ماہ رمضان مسلمانوں کو ایک ایسی رات بھی تحفے میں عطا کرتا ہے، جسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے، اشاد باری تعالیٰ ہے:

(لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سورة القدر:5/3)

شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے،اس (میں ہر کام) سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرئیل) اترتے ہیں ،یہ سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے۔

(سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(إن الملائكة تلك الليلة في الأرض أكثر من عدد الحصى)

بلاشبہ اس (قدر کی رات) زمین میں فرشتوں کی تعداد کنکریوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

سلسلۃ احادیث الصحیحۃ:2205،قال الالبانی:اسنادہ حسن

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تَحَرَّوْا لَيْلَةَ القَدْرِ فِي الوِتْرِ، مِنَ العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

تم لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

صحیح البخاری:2017، صحیح مسلم:1129

(سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ القَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرتا ہے۔ اسکے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

صحیح البخاری:2014، صحیح مسلم:760

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ شب قدر ہے تو میں کیا پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

(اللَّهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي)

اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے معاف کرنا تجھے پسند ہے پس مجھے معاف فرما دے۔

سنن الترمذی:3513، قال الالبانی: صحیح

صدقہ فطر:

(ماہ رمضان میں کوتاہی یا کمی وغیرہ ہو جاتی ہے، تو اس کی تلافی کے لیے صدقہ الفطر لازم کر دیا گیا ہے، ہر مسلمان پر یہ صدقہ عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ، مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ

فرض قرار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر (اس لیے) کہ وہ جو روزہ میں لغو اور فحش بات ہو گئی ہو، اس کا کفارہ ہے اور مساکین کے لیے خوراک ہے، جو نماز عید الفطر سے پہلے ادا کرے، وہ صدقہ قبول اور جو بعد میں ادا کرے وہ عام صدقہ ہے۔

سنن ابی داود:1609، قال الالبانی: حسن

(سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى العَبْدِ وَالحُرِّ، وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى، وَالصَّغِيرِ وَالكَبِيرِ مِنَ المُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر فرمایا ہے کہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا

عورت، چھوٹا ہو یا بڑا ہو مسلمان پر فرض ہے اور آپ ﷺ نے لوگوں کے نماز کی طرف نکلنے سے پہلے (صدقہ فطر) ادا کرنے کا حکم دیا۔

صحیح البخاری:1503، صحیح مسلم:984

یاد رکھیں! ایک صاع قریباً ڈھائی کلو بنتا ہے، گھر میں موجود ہر فرد کی طرف سے ڈھائی کلو اناج صدقۃ الفطر دینا چاہیے، نیز فطرانہ نقدی کی صورت میں دینے کی بجائے جنس کی شکل میں دینا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور اصحاب رسول ﷺ سے اسی طرح ثابت ہے۔

❀❀❀❀❀❀